از عدالتِ عظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس، تامل ناڈو

بنام

سٹی ملز ڈسٹری بیوٹرز (پی) لمیٹڈ۔

تاریخ فیصلہ: 05 فروری 1996

[جے ایس ورما، ایس پی بھروچا اور سجاتاوی منوہر، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961:

دفعہ 257-عدالتِ عظمیٰ کا حوالہ۔ کمپنی کا قبل از وقت اندراج منافع-شامل کرنے کے بعد کمپنی تخمینہ کاری میں شامل ہونا۔ قرار پایا کہ، ایک کمپنی قانون کی نظر میں صرف اس وقت قانونی ادارہ بن جاتی ہے جب اسے شامل کیا جاتا ہے۔ کمپنی اس وقت موجود نہیں تھی جب مذکورہ آمدنی حاصل کی گئی تھی۔ اس لیے اس تخمینہ کاری میں شامل نہیں ہے۔

تخمینہ کاری کے سال 1974-75 کے لیے، مدعا علیہ۔ مشخص الیہ نے 1,79,690 روپے کی آمدنی کا انکشاف کرتے ہوئے اپنا ریٹرن فائل کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے پایا کہ مشخص الیہ کمپنی کے فروغ دہندوں نے اس کی تشکیل سے پہلے کمپنی کی جانب سے کاروبار کیا تھا اور انہیں 80,534 روپے کی رقم موصول ہوئی تھی۔ اس سلسلے میں اخراجات کی اجازت دینے کے بعد، انکم ٹیکس افسر 24,862 روپے کے اعداد و شمار پر پہنچا اور اسے قبل از وقت اندراج منافع کے طور پر شامل کیا، کیونکہ اس کے مطابق فروغ دہندوں نے مشخص الیہ۔ کمپنی کی جانب سے کام کیا اور کاروبار کیا، جس نے اس کے شامل ہونے کے بعد فروغ دہندوں کے عمل کو قبول کر لیا تھا۔

مشخص الیہ کی کمشنر انکم ٹیکس (اپیل) سے اپیل خارج کر دی گئی، اور مشخص الیہ نے ٹریبونل کے سامنے اپیل کو ترجیح دی، جس نے اپیل کی اجازت دی اور کہا کہ قانون کے مطابق، فروغ دہندہ اور مشخص الیہ۔ کمپنی مختلف قانونی افراد ہیں اور مشخص الیہ کمپنی کو شامل کرنے سے پہلے جمع ہونے والی آمدنی فروغ دہندوں نے حاصل کی تھی۔

انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 257 کے تحت موجودہ حوالہ ٹریبونل کی طرف سے دیا گیا ہے، اسی معاملے پر الہ آباد اور کلکتہ عدالت عالیہان کے مختلف خیالات کے پیش نظر اس عدالت کو ہدایت کی گئی ہے۔ حوالہ تخمینہ سال 1974-75 کے لیے اس تخمینہ کاری میں مشخص الیہ - کمپنی کے قبل از وقت اندراج منافع کو شامل کرنے سے متعلق ہے۔

مشخص الیہ کے حق میں سوال کا جواب دیتے ہوئے، یہ عدالت

1.1. قرار دیا گیا کہ، ایک کمپنی قانون کی نظر میں صرف اس وقت قانونی ادارہ بن جاتی ہے جب اسے شامل کیا جاتا ہے۔ اس کے شامل ہونے سے پہلے، یہ محض موجود نہیں ہے۔ جب آمدنی حاصل کی گئی تھی تو مشخص الیہ کمپنی موجود نہیں تھی۔ اس لیے یہ محصول مشخص الیہ کمپنی نہیں ہے جس نے جمع ہونے پر آمدنی حاصل کی ہو اور وہ اس پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے۔

1.2. کوئی کمپنی اپنے انضمام کے بعد ہی قرار داد کر سکتی ہے۔ انضمام کے بعد ہی کوئی کمپنی یہ قبول کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ اس کے فروغ دہندوں نے اس کی طرف سے کاروبار کیا ہے اور اس کی آمدنی کو اپنے لیے مختص کر سکتی ہے۔ یہ سوال کہ اس طرح کی آمدنی پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار کون ہے، اس پر منحصر نہیں ہو سکتا کہ کمپنی شامل ہونے کے بعد اس طرح کا فیصلہ کرتی ہے یا نہیں۔ یہ وہ شخص ہے جس نے کاروبار کیا اور اس کے جمع ہونے پر آمدنی حاصل کی جو اس پر ٹیکس کا بوجھ برداشت کرنے کا ذمہ دار ہے۔

2. یہ ہو سکتا ہے کہ کسی کمپنی کی طرف سے اس کے فروغ دہندوں کی طرف سے اس کے شامل ہونے سے پہلے کمائی گئی آمدنی کا خود کو مختص کرنے کا لین دین بھی ٹیکس کے تابع ہو؛ یہ اس حوالے میں مسئلہ نہیں ہے۔ اس لیے کوئی رائے ظاہر نہیں کی جاتی۔

کمشنر انکم ٹیکس، یو پی اور اجمیر مر واڑہ بنام دی بجلی کاٹن ملز لمیٹڈ، آگرہ، 23 آئی ٹی آر 278؛ کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بنام ابودا کر عبدل رحمان، 7 آئی ٹی آر 139؛ کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بنام ٹرسٹیز آف سرگرم بھوئے ابراہیم بارونیسٹی ٹرسٹ، اے آئی آر (1932) بمبئی 106 اور سیکیورٹی پرنٹرز آف انڈیا (پی) لمیٹڈ بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، یو پی نے منظوری دی۔

انکم ٹیکس کمشنر، بنگال بنام ٹی پروڈیوسنگ کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ، 48 آئی ٹی آر 200، منظور شدہ۔

کمشنر انکم ٹیکس بنام دیوان بہادر دیوان کرشنا کشور، 9 آئی ٹی آر 695 کا حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: ٹیکس حوالہ سال 1982 کا مقدمہ نمبر 11۔

(انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 257 کے تحت۔)

اپیل کنندہ کی طرف سے جے رامامورتی، آر سٹیش اور ایس این تریڈول۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس بھاروچا نے سنایا۔

یہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 257 کے تحت ایک حوالہ ہے، جو انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے اسی معاملے پر الہ آباد اور کلکتہ عدالت عالیہ کے خیالات میں فرق کے پیش نظر براہ راست اس عدالت کو دیا تھا۔ جس سوال کا جواب دیا جانا چاہیے وہ اس طرح ہے:

"کیا، حقائق پر اور کیس کے حالات میں، اپیلیٹ ٹریبونل کا یہ موقف درست تھا کہ 24,862 روپے کے قبل از وقت اندراج منافع کو تشخیصی سال 1974-75 کے لیے مشخص الیہ۔ کمپنی تخمینہ کاری میں شامل نہیں کیا جاسکتا؟

تخمینہ کاری کا سال تخمینہ کاری کا سال 1974-75 ہے۔ متعلقہ حساباتی سال 30 ستمبر 1973 کو ختم ہوا۔ مشخص الیہ کمپنی کو 30 اکتوبر 1972 کو شامل کیا گیا تھا۔ اس نے اے وائی 1974-75 کے لیے ریٹرن فائل کیا جس میں 1,79,690 روپے کی آمدنی کا انکشاف کیا گیا۔ انکم ٹیکس افسر نے مشخص الیہ کمپنی کی کل آمدنی کا مشخصہ روپے 2,04,530 پر کیا۔ ایسا کرتے ہوئے، اس نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ، 24,862 روپے کی رقم کو مشخص الیہ کمپنی کے قبل از وقت اندراج منافع کے طور پر شامل کیا۔ انہوں نے پایا کہ مشخص الیہ کمپنی کے فروغ دہندوں نے اس کی طرف سے کاروبار کیا تھا اور یکم اکتوبر سے 20 اکتوبر 1972 کی مدت کے لیے 80,534 روپے کی رقم وصول کی تھی۔ اخراجات میں کٹوتی کے بعد اس سلسلے میں آمدنی 24,862 روپے تھی۔ آئی ٹی او کے مطابق، یہ مشخص الیہ کمپنی کی آمدنی تھی کیونکہ اس کے فروغ دہندوں نے اس کی طرف سے کام کیا تھا اور کاروبار کیا تھا اور مشخص الیہ کمپنی نے اس کے شامل ہونے کے بعد فروغ دہندوں کے عمل کو قبول کر لیا تھا۔

مشخص الیہ کمپنی کی کمشنر انکم ٹیکس (اپیل) سے اپیل کو خارج کر دیا گیا۔ اس کے بعد مشخص الیہ کمپنی نے ٹریبونل میں اپیل کی۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ اصل سوالات یہ تھے: قبل از وقت اندراج منافع کب حاصل ہوا؟ کیا یہ شامل ہونے سے پہلے جمع ہوا تھا؟ اگر ایسا ہے تو وہ قانونی ادارہ کون تھا

جس نے کاروبار کیا اور جمع ہونے کے وقت آمدنی حاصل کی؟ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ قانونی طور پر فروغ دہندہ اور مشخص الیہ کمپنی مختلف قانونی افراد تھے اور جو آمدنی 29 اکتوبر 1972 کو جمع ہوئی تھی، وہ آمدنی تھی جو فروغ دہندوں نے کمائی تھی۔ اس کے مطابق، مشخص الیہ کمپنی کی اپیل کی اجازت دی گئی۔

یہ حوالہ ان فیصلوں کی وجہ سے دیا گیا تھا جن کا ہم اب حوالہ دیتے ہیں۔

کمشنر انکم ٹیکس، یو پی اور اجیر مرواڑہ بنام دی بجلی کاٹن ملز لمیٹڈ، آگرہ، 23 آئی ٹی آر 278 میں، مدعا علیہ کمپنی کو 11 دسمبر 1943 کو شامل کیا گیا تھا۔ اس تاریخ سے پہلے جس فرم نے اسے فروغ دیا تھا اس نے اس کے لیے ایک مل خریدنے کا قرارداد کیا تھا اور 10 دسمبر 1942 کو اس کا قبضہ حاصل کر لیا تھا۔ مل کی بیج نامہ مدعا علیہ کمپنی کے حق میں اس کے شامل ہونے کے بعد عمل میں لایا گیا تھا۔ مدعا علیہ کمپنی نے مل کے شامل ہونے سے پہلے ہونے والے منافع کو قبول کرنے کا انتخاب کیا، لیکن فروغ دہندوں کو اس کے لیے جوابدہ سمجھا۔ الہ آباد عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ یہ سچ ہے کہ قانون کے تحت مدعا علیہ کمپنی صرف اس کے شامل ہونے پر وجود میں آئی تھی اور یہ ماننا ممکن نہیں تھا کہ کاروبار میں قانونی حق یا اس کے منافع اس کے شامل ہونے سے پہلے اس میں شامل تھے۔ تاہم، یہ اچھی طرح طے شدہ تھا کہ اگر کسی کمپنی کے فروغ دہندہ کسی ایسی کمپنی کی طرف سے کاروبار کرتے ہیں جسے وہ شروع کرنا چاہتے ہیں، تو کمپنی کو، اس کی شمولیت پر، یہ حق حاصل تھا کہ وہ فروغ دہندوں کی طرف سے اس کی طرف سے جو کیا گیا تھا اسے قبول کرے یا اسے خارج کرے۔ اگر کمپنی اس بات کو قبول کرتی ہے جو فروغ دہندوں نے اس کی طرف سے کیا تھا تو اسے اس مدت کے لیے ان سے پوری آمدنی کا دعویٰ کرنے کا حق حاصل تھا جس کے دوران کاروبار اس کے فائدے کے لیے کیا گیا تھا۔ بمبئی عدالت عالیہ کے کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی بنام ابودا کر عبدل رحمان، 7 آئی ٹی آر 139، اور کمشنر انکم ٹیکس بمبئی بنام سر کرم بھوئے ابراہیم بارونیسٹی ٹرسٹ، اے آئی آر 1932 بمبئی 106 کے ٹریسٹیز کے فیصلے پر انحصار کیا گیا تھا، جہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ اگر ٹرسٹ کی جائیداد کی آمدنی جیسا کہ اس نے جمع کیا تھا اور اسے ٹریسٹی کے ذریعے مفاد الیہ ہونے والے کے حوالے کیا جانا تھا، تو مفاد الیہ کو اس آمدنی کی وصولی میں کہا جاسکتا ہے اور اس پر براہ راست ٹیکس لگایا جاسکتا ہے۔ اگر، دوسری طرف، آمدنی ٹریسٹی کے ہاتھ میں آگئی اور اسے اسے ٹھکانے لگانے کا حق حاصل تھا اور یہ صرف بقایا رقم تھی جو مفاد الیہ کو قابل ادائیگی تھی، تو آمدنی ٹریسٹی کے ہاتھوں میں قابل ٹیکس تھی۔ مؤخر الذکر فیصلے کو پریوی کونسل نے برقرار رکھا تھا۔ ان فیصلوں سے پتہ چلتا ہے کہ انکم ٹیکس

ایکٹ کے تحت نہ صرف قانونی ملکیت پر غور کرنا تھا بلکہ عدالت مستفید ملکیت کے سوال پر بھی غور کر سکتی تھی اور اس سوال کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کر سکتی تھی کہ کس کو ٹیکس کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے۔ مدعا علیہ کمپنی کے سلسلے میں تخمینہ کاری کی کارروائی ایک ایسے وقت میں شروع کی گئی تھی جب اس نے پہلے ہی فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ فروغ دہندوں کی طرف سے اس کی طرف سے جو کچھ کیا گیا تھا اسے قبول کرے اور اس سے ہونے والے کاروبار اور آمدنی کو اپنے قبضے میں لے لے۔ لہذا، یہ ایک مفاد الیہ کے طور پر اسی حیثیت میں تھا جس کے لیے آمدنی کو اس کے لیے قابل ادائیگی کے طور پر مختص کیا گیا تھا اور اس کا قانونی طور پر اس کے ہاتھوں میں مشخصہ جاسکتا تھا۔

مذکورہ فیصلے کی پیروی الہ آباد عدالت عالیہ، سیکورٹی پرنٹرز آف انڈیا (پی) لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، یو پی، 78 آئی ٹی آر 766 کے بعد کے فیصلے میں کی گئی۔

کلکتہ عدالت عالیہ نے کمشنر انکم ٹیکس، مغربی بنگال بنام ٹی پروڈیوسنگ کمپنی آف انڈیا لمیٹڈ، 48 آئی ٹی آر 200 میں ایک مختلف نظریہ اختیار کیا ہے۔ مدعا علیہ کمپنی کو 29 مئی 1951 کو شامل کیا گیا تھا، جس کا مقصد چائے کی جائیداد کو زیر انتظام ادارے کے چالو کاروبار تھا۔ اس نے 23 جون 1951 کو کاروبار شروع کیا۔ نومبر 1951 میں اس نے یکم جنوری 1951 سے چائے کی جائیداد خریدی اور بیع نامہ کی قیود میں کہا گیا کہ یکم جنوری 1951 سے ہونے والی تمام آمدنی اور منافع مدعا علیہ کمپنی کا ہو گا اور وہ اس تاریخ سے تمام ٹیکس واجبات کے لیے ذمہ دار ہو گا۔ 31 دسمبر 1951 کو ختم ہونے والے حساباتی سال کے لیے مدعا کار کمپنی نے نقصان ظاہر کیا۔ انکم ٹیکس افسر نے مؤقف اختیار کیا کہ مشخص الیہ پورے 40 فیصد نقصان کا دعویٰ کرنے کا حقدار نہیں ہے بلکہ اس مدت کے تناسب سے 40 فیصد کا صرف حصہ جس سے اس نے کاروبار شروع کیا ہے، یعنی 23 جون 1951 سے 31 دسمبر 1951 تک۔ ٹریبونل نے پورے سال کے نقصان کی اجازت دی۔ عدالت عالیہ نے بجلی کاٹن ملز لمیٹڈ کے معاملے میں فیصلے پر غور کیا اور اس سے اختلاف کیا۔ اس میں کہا گیا کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت مشخص الیہ کا مطلب ایک ایسا شخص ہوتا ہے جس کے ذریعے انکم ٹیکس یا اس کے تحت کوئی دوسری رقم ادا کی جاتی تھی۔ ٹیکس کسی مشخص الیہ کو کسی کاروبار، پیشے یا ذاتی رجحان کے منافع یا فوائد کے سلسلے میں "کاروبار، پیشے یا ذاتی رجحان کے منافع اور نقصان" کے عنوان کے تحت ادا کرنا پڑتا تھا۔ لہذا، اس سے پہلے کہ کسی شخص مشخصہ لگایا جاسکے، یہ ظاہر کرنا تھا کہ یہ وہی تھا جس نے کاروبار، پیشے یا ذاتی رجحان کو جاری رکھا تھا۔ کلکتہ عدالت عالیہ یہ نہیں دیکھ سکی کہ کسی شخص کے بارے میں یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ اس نے اس مدت کے دوران کاروبار کیا جب وہ پیدا نہیں ہوا تھا یا

اس کے سلسلے میں اس پر ٹیکس کا اندازہ کیسے لگایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ قدرتی طور پر پیدا ہونے والے شخص کے معاملے میں ہوتا ہے، اسی طرح کمپنی جیسے قانونی ادارے کے معاملے میں ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری صرف تاریخ پیدائش یا انضمام کے بعد ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ کسی کمپنی کی اپنے فروغ دہندہ پر کیے گئے کاروبار کے لیے انکم ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری صرف اس کے شامل ہونے کے بعد کی مدت کے حوالے سے ہو سکتی ہے۔ بجلی کاٹن ملز لمیٹڈ کے معاملے میں، الہ آباد عدالت عالیہ نے ابو بکر عبدالرحمن کے معاملے میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے پر انحصار کیا تھا اور یہ نظریہ اختیار کیا تھا کہ انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت یہ نہ صرف قانونی ملکیت تھی جس پر غور کیا جانا چاہیے بلکہ عدالت مستفید ملکیت کے سوال پر غور کر سکتی ہے اور اس سوال کو مد نظر رکھتے ہوئے فیصلہ کر سکتی ہے کہ کس کو ٹیکس کے لیے ذمہ دار ٹھہرایا جانا چاہیے۔ کلکتہ عدالت عالیہ نے نشاندہی کی کہ اس سلسلے میں بمبئی عدالت عالیہ کے مشاہدات کو انکم ٹیکس کمشنر بنام دیوان بہادر دیوان کرشناکشور، 9 آئی ٹی آر 695 میں پریوی کونسل نے خارج کر دیا تھا۔

ہمارے خیال میں، ٹریبونل کا یہ کہنا درست تھا کہ متعلقہ سوال یہ تھا کہ وہ کون سا قانونی ادارہ تھا جس نے مشخص الیہ کمپنی کے شامل ہونے سے پہلے کاروبار کیا تھا اور اس کے جمع ہونے کے وقت آمدنی حاصل کی تھی۔ ایک کمپنی قانون کی نظر میں صرف اس وقت قانونی ادارہ بن جاتی ہے جب اسے شامل کیا جاتا ہے۔ اس کے شامل ہونے سے پہلے، یہ محض موجود نہیں ہے۔ مشخص الیہ کمپنی اس وقت موجود نہیں تھی جب ہم یہاں جس آمدنی سے متعلق ہیں وہ کمائی گئی تھی۔ اس لیے یہ محصول مشخص الیہ کمپنی نہیں ہے جس نے جمع ہونے پر آمدنی حاصل کی ہو اور وہ اس پر ٹیکس ادا کرنے کی ذمہ دار نہیں ہے۔

استدلال کے کچھ مختلف عمل سے ایک ہی نتیجہ حاصل ہوتا ہے۔ کوئی کمپنی اپنے انضمام کے بعد ہی قرارداد کر سکتی ہے۔ انضمام کے بعد ہی کوئی کمپنی یہ قبول کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ اس کے فروغ دہندوں نے اس کی طرف سے کاروبار کیا ہے اور اس کی آمدنی کو اپنے لیے مختص کر سکتی ہے۔ یہ سوال کہ اس طرح کی آمدنی پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار کون ہے، اس پر منحصر نہیں ہو سکتا کہ کمپنی شامل ہونے کے بعد اس طرح کا فیصلہ کرتی ہے یا نہیں۔ یہ وہ شخص ہے جس نے کاروبار کیا اور اس کے جمع ہونے پر آمدنی حاصل کی جو اس پر ٹیکس کا بوجھ برداشت کرنے کا ذمہ دار ہے۔

یہ ہو سکتا ہے کہ کسی کمپنی کی طرف سے اس کے فروغ دہندوں کی طرف سے اس کی شمولیت سے پہلے کمائی گئی آمدنی کا خود کو مختص کرنے کا لین دین بھی ٹیکس کے تابع ہو؛ یہ ہمارے سامنے مسئلہ نہیں ہے اور ہم اس سلسلے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا وجوہات کی بنیاد پر، ہم اس سوال کا جواب مثبت اور مشخص الیہ کے حق میں دیتے ہیں۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

معاملہ نمٹا دیا گیا۔